بازارِ شام

رستے کا ستم بڑھتے بڑھتے لو اب بازارِ شام آیا
ماں بہنوں کے اونٹوں کو لیئے روتا ہوا میرا امامؑ آیا

بازار بھرا تھا اعدا سے اور قیدیوں پر سب ہنستے تھے
کہنے کو سب کلمہ گو تھے پر کوئی نہ اُس دم کام آیا

ناقے پہ سکینہؑ سہمی ہوئی زینبؑ کی گود میں بیٹھی تھی
روتے روتے خاموش ہوئی جب شمرِ بدانجام آیا

بازار کو جب طے کرتی ہوئی آ پہنچی بابِ ساعت پر
تب ہونٹوں پر شہزادیؑ کے بابا حیدرؑ کا نام آیا

طوق و زنجیر کا بار بھی ہے اُس پر عابدِ بیمار بھی ہے
اشک آنکھوں میں خوں پاؤں میں کوفے سے یونہی تا شام آیا

ہے واقعہ سات محرم کا پانی کی ہوئی بندش جب سے
یہ قافلہ ہے تب سے پیاسا اور اب تک تشنہ کام آیا

حاکم کی صدا یہ گونجتی تھی دربار میں زینبؑ کو لاؤ
عباسؑ کا سر بھی روتا تھا جب شہزادی کا نام آیا

325 دربار میں داخل ہوتے ہوئے زینبؑ نے روکے ندا یہ دی
بازار سے تو ہم گذر چکے اماں دربارِ عام آیا

ماجدؔ دربارِ ظالم میں مخدومۂ کونین آئی جب
جبرئیلؑ وہاں روتے روتے لے کر خالق کا سلام آیا